سوال

(129)وہ چیزیں جن سے استنجاء کرنا جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ کون سی چیزیں ہیں جن سے استنجاء کرنا جائز نہیں ؟ : یار محمد۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہڈی ٗ لید گوبر ٗ کوئلہ اور کھانے کی چیز سے استنجا ء کرنا جائز نہیں۔

صحیح حدیث میں ثابت ہے عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا ٗلید اور ہڈی سے استنجاء مت کرو کیونکہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کی خوراک ہے ''ترمذي (11\1)نسائی (16\1)المشكاة (42\1)-

ابو ہریرہ سے روایت وہ کہتے ہیں کہ روسول اللہﷺ نے فرمایا ٗمیں تمہارے لیے بچے کے باپ کی طرح ہوں جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ پھیرو۔ (استنجاء کرنے کے لیے)تین پتھروں کا اور لید وہڈی سے منع فرمایا ۔ اور داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا "ابن ماجہ (114\1) ٗدارمی (138\1) مشکوۃ (42\1)-

رویفع بن ثابت کی ترفوع حدیث میں نے ''یا جانور کی لید و گوبر سے استنجاء کیا تو محمدﷺ اس سے بیزار ہیں '' ابوداوٗد (6\1) مشکوۃ (43\1)

اور امام ابوداوٗد وابن مسعود کی رویت لائے ہیں ''کہ جنوں کا وفد کے پاس آیا تو انہوں نے آپ سے کہا ٗاپنی امت کو لید ٗ ہڈی اور کوئلے سے استنجاء کرنے سے منع فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہماری ورزی رکھی ہے تو رسول اللہﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ اور کپڑا قابل احترام ہے اس سے بھی استنجاء کرنا جائز نہیں یہ مال کا ضیاع ہے اور اضاعت مال سے رسول اللہﷺ نے منع فرمایا ہے۔

اور جب جنوں کے طعام کے ساتھ استنجاء کرنا حرام ہے تو انسانوں کے کھانے کے ساتھ بطریق اولیٰ حرام ہے ۔ اور ٹشو پیپر جو اس مقصد کے لیے تیار کیے گئے ہیں استنجاء کرنا جائز ہے۔ البتہ نفع بخش کا غذات کے ساتھ جائز نہیں اس سے اضاعت مال ہے۔ اور چونکہ کاغذوں پر قرآن وسنت اور علوم نافعہ لکھے جاتے ہیں اس لیے ان کے ساتھ استنجاء کرنا سوء ادب ہے۔

اور شمس الائمہ لکھائی سے خالی ورق کا بھی احترام کرتے تھے۔

استنجاء پتھر اور ڈھیلے کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور پانی کے ساتھ بھی ہے۔ پانی ہی کے ساتھ استنجاء کرنا کوئی واجب نہیں جیسے کہ عام لوگوں کا خیال ہے 'بعض نا سمجھ لوگوں کے سامنے استنجاء بالماء کرنے کا تکلف کرتے جبکہ وہ پتھر سے استنجاء کر چکے ہوتے ہیں جس کا سبب قرآن و سنت سے ناواقفی ہے۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ ڈھیلوں اور پانی دونوں سے استنجاء کرنا کیسا ہے؟

تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ دونوں کا جمع کرنا مستحب نہیں اور دین میں غلو ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ اور صحابہ پتھروں پر ہی کفایت کرتے تھے۔ یا پھر صرف پانی سے استنجاء کرتے تھے۔ اور وہ حدیث جس میں آتا ہے کہ اہل قباء پتھروں اور دونوں کا استعمال کرتے تھے۔ یا پھر صرف پانی سے استنجاء کرتے تھے۔ اور وہ حدیث جس میں اہل قباء پتھروں اور پانی دونوں کا استعمال کرتے تھے 'تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی {فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ } [التوبة: 108] تو وہ ضعیف الاسناد ہے اور نا قابل احتجاج ہے۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام ابن کثیر نے سورۃ توبہ (2 390) کی تفسیر میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اصل حدیث ابوداؤد وغیرہ میں بروایت ابوہریرہ ہے اور وہ پتھروں کے ذکر کے بغیر ہے۔ اسی لیے امام ابوداؤد نے اسے باب الاستنجاء بالماء میں وارد کیا ہے (1۔ 7) (رقم 44) اس کے شوہد بکثرت ہیں جن میں ذکر پتھروں کا ذکر نہیں 'صحیح حدیث کے لفظ یہ ہیں'' ابوہریرہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا' یہ آیت ''اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں'' (التوبة: 108) ۔کہتے ہیں کہ وہ پانی سے استنجاء کرتے تھے اس لیے یہ آیت ان کے بارے میں اتری۔

میں کہتا ہوں: عربوں کی یہ عادت تھی وہ صرف پتھروں پر اکتفاء کرتے تھے اور قباء والے صحابہ صرف پانی سے استنجاء کرتے تھے تو اللہ نے ان کی مدح فرمائی۔ اور وہ حدیث علی بن ابی طالب جو امام بیہقی (1۔106) میں بسند عبدالمالک بن عمر لائے ہیں کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا 'ان کا پاخانہ بمشکل مینگنی کے ہوا کرتا تھا۔ اور بمثل گوبر کے اس لیے تم پتھروں کہ بعد پانی استعمال کرو یہ موقوف ہونے کے ساتھ غیر صحیح ہے۔ عبدالمالک بن عمر اور علی کے درمیان انقطاع ہے 'علی سے براہ راست روایت نہیں کرتا 'اور مدلس بھی ہے سماعت کی تصریح بھی نہیں کی امام بیہقی نے 'باب الجمع فی الاستنجاء بین المسح بالاحجار والغسل بالماء''

میں متعدد احادیث ذکر کی ہیں 'لیکن اس سے کسی بھی روایت میں پتھروں کا ذکر نہیں سوائے علی کی حدیث کے اور جیسے معلوم ہوا ضعیف ہے۔ مراجعہ کریں الجوہر السقی (1 105) تمام المنۃ (ص: 65)

تو مسلمان کے لیے فعل رسول ﷺ سے روگردانی مناسب نہیں لیکن یہاں کچھ حدیثیں ہیں جس سے علماء استدلال کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پتھروں سے استنجاء کرتے پھر پانی سے۔ جیسے امام ابوداؤد نے (برقم: 45) ابوہریرہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لیے جاتے تو میں آپ کے لیے برتن 'لوٹے میں پانی لاتا آپ استنجاء کرتے 'ابوداؤد کہتے ہیں وکیع کی حدیث میں ہے پھر آپ اپنا ہاتھ زمین پر ملتے پھر میں دوسرا برتن پانی کا لاتا تو آپ وضو کرتے۔

اور صحیحن نے انس سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں اور میرے ساتھ میرے جیسا ایک اور لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ اٹھا لاتے تو آپ پانی سے استنجاء کرتے۔

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ قضاء حاجت کی جگہ آ کر پانی سے استنجاء کرتے اس لیے ضروری ہے کہ آپ پہلے پتھر ڈھیلے سے صفائی کر چکے ہوتے یا پھر ابوہریرہ اور انس بن مالک پانی لے کر قضائے حاجت والی جگہ میں داخل ہوتے جو ممکن نہیں کیونکہ نبی ﷺ کا کثیر الحیاء ہونا ثابت ہے اور سخت پردہ کیا کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں: پتھر اور پانی کو جمع کرنے پر یہ استدلال بعید ہے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ الدین الخالص](#)

ج1ص297

محدث فتویٰ